سوال

(34) کیا اکثریت کو اجماع معتبر کہا جاتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اکثریت کو اجماع معتبر کہا جاتا ہے؟ (فتاویٰ الامارات: 55)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء اصول کے نزدیک اکثریت کو اجماع اعتبار نہیں کہا جاتا۔ اجماع کی بہت ساری تعریفات ہیں۔ کوئی اجماع امت کہتا ہے، کوئی علماء کے اجماع کو اجماع کہتا ہے اور کوئی صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے اجماع کو معتبر سمجھتا ہے۔ اس بارے میں بہت طویل کلام ہے۔ اس پر حضرت امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "ارشاد الفحول" میں تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح صدیق حسن خان نے بھی اپنی کتاب " تحصیل الصامول من علم الاصول" میں اس پر بحث کی ہے۔ مسائل پر اس طرح اجماع کا وقوع پذیر ہونا تو الگ بات ہے لیکن وقوع پذیر ہونے والے اجماع کا منقول ہونا نا ممکن ہے۔ ایک زمانے کے علماء کا اجماع کرنا کسی مسئلہ پر کیسے ممکن ہے ان کا ثابت ہونا۔ اگر اجماع ثابت ہو جائے تو ان علماء سے رابطہ کی طاقت کون رکھتا ہے۔ اس معاملہ کا وقوع پذیر ہونا نا ممکنات میں سے ہے۔ خصوصاً اس مذکورہ اجماع کے جو شخص مخالف ہو اس پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

لیکن حقیقی طور پر جس شخص کے خلاف کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ایسا شخص کہ جو ایسے یقینی اجماع کی مخالفت کرے کہ جو علماء اصول کے نزدیک معتبر اجماع ہو کیونکہ ایسے اجماع کے مخالف شخص نے گویا اجماع کے ذریعے سے ثابت کردہ ایک شرعی حکم سے عدولی کی ہے۔ تو یہ چیز حجت قائم ہونے کے بعد اس شخص کے تکفیر کو مستلزم ہے۔ اس طرح کے یقینی قسم کا اجماع اللہ تعالی کے اس فرمان میں داخل ہوتا ہے:

وَمَن يُشاقِقِ الرَّسولَ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُ الهُدىٰ وَيَتَّبِع غَيرَ سَبيلِ المُؤمِنينَ نُوَلِّهِ ما تَوَلّىٰ وَنُصلِهِ جَهَنَّمَ وَساءَت مَصيرًا ١١٥ ... سورة النساء

''جس نے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہو چکی تھی اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستے کی وہ پیروی کرتا ہے۔ ہم اسے پھیر دیتے ہیں کہ جس طرف بھی وہ پھرتا ہے اور ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور جہنم بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ :126

محدث فتویٰ